ایس۔آر۔رنگاناتھن بابائے لائبریرین

وسیم سعید

گجری بازار، مسعود ہوٹل کے پاس، کامپٹی، ناگپور (مہاراشٹر)

ہندوستان کی سرزمین قدیم زمانے سے ہی تعلیم کا گہوارہ رہی ہے۔ یہاں متعدد تہذیبوں نے جنم لیا۔ ان تہذیبوں میں تعلیم کی اپنی نمایاں خصوصیت رہی ہے۔ تعلیم کو پھیلانے اور عام کرنے کے لیے یہاں ہر دور، ہر زمانے میں تمام تہذیبوں نے بڑی بڑی یونیورسٹیاں قائم کیں۔ ان یونیورسٹیوں کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ ان میں کتب خانے اور لائبریریاں بھی شامل تھیں اور ان کتب خانوں کا کردار منفرد اور جداگانہ تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قدیم زمانے سے ہی ملک میں کتب خانے اور لائبریریاں تعلیم کو فروغ دینے کے لیے قائم کی جاتی رہیں، جو بڑی اہمیت کی حامل ہوتی تھیں۔ ملک کی آزادی سے قبل ہی دیگر ممالک میں کتب خانوں اور لائبریریوں کی اہمیت و افادیت کو محسوس کرتے ہوئے اور دیکھتے ہوئے اپنے وطن ہندوستان میں بھی کتب خانوں کی تحریکوں کو بڑے پیمانے پر انجام دیا گیا۔ ملک میں ان کتب خانوں کی تحریکوں کو چلانے اور اُس کی رفتار میں مزید اضافہ کرنے کا سہرا جس شخص کے سر جاتا ہے وہ لائبریری سائنس کی دُنیا میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس عظیم شخص کا اسم گرامی ایس۔آر۔رنگاناتھن ہے۔

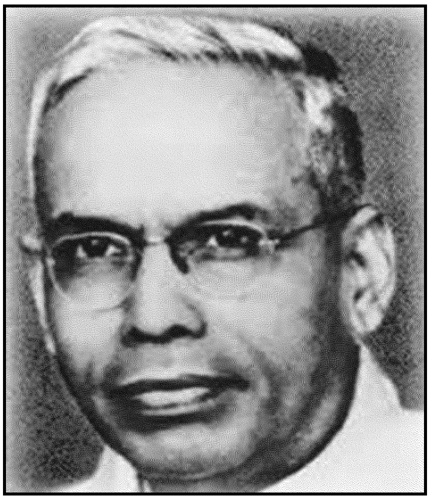

رنگاناتھن بھارت کے ایک عظیم ریاضی داں تھے۔ وہ بھارت کی لائبریری کی دُنیا کے بابائے لائبریرین بھی کہلائے جاتے ہیں۔ وہ ایک ایسے شخص تھے، جنھوں نے بھارت کو ایک نیا مضمون ''لائبریری سائنس'' دیا اور ساتھ ہی ساتھ علم کے ذخائز اور معلومات کو جمع کرنے میں بہت اہم رول ادا کیا۔ لائبریری سائنس جیسے مخصوص مضمون کے موجد اور ''پدم شری'' خطاب سے نوازے جانے والے ڈاکٹر رنگاناتھن کی پیدائش شیالی مدراس میں ۹ اگست ۱۸۹۲ء کو ہوئی، لیکن اسکول کے رجسٹر میں ان کی تاریخ پیدائش ۱۲ اگست ۱۸۹۲ء درج کی گئی تھی۔ اس لیے ۱۲ اگست کو ان کی یاد میں ''نیشنل لائبریری ڈے'' یا ''قومی یوم کتب خانہ'' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ رنگاناتھن کا پورا نام 'شیالی راما مرت رنگاناتھن' تھا۔ جب وہ چھ سال کے ہوئے تو ان کے والد کا انتقال ہوگیا۔ اب پرورش کی ساری ذمہ داری اُن کے

دادا جان کے کندھوں پر آن پڑی۔ ان کے والد کا نام رامانٹرا ایّر اور والدہ کا نام سیتا لکشمی تھا۔ ان کی ابتدائی تعلیم شیالی کے ہندو ہائی اسکول میں ہوئی۔ انہوں نے مدراس کرسچن کالج سے ۱۹۱۳ء میں ریاضی میں بی۔اے اور ۱۹۱۶ء میں اے۔ ایم کی ڈگری حاصل کی۔ پھر ایک سال کا پروفیشنل معلّمی کا کورس کیا۔ ان کا خاص مضمون ریاضی اور فزکس تھا۔ اپنی پیشہ ورانہ زندگی کی شروعات ریاضی کے استاد کے طور پر شروع کی۔ ۱۹۱۹ء میں گورنمنٹ کالج مدراس، ۱۹۲۰ء میں گورنمنٹ کالج کو بیٹور اور ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۳ء کے دوران پرے جڈے سی کالج مدراس یونیورسٹی میں بحیثیت معلم کا کام انجام دیا، لیکن تنخواہ کم ہونے کی وجہ سے معلّمی کے پیشے کو ترک کردیا۔ اسی دوران مدراس یونیورسٹی میں لائبریرین کے عہدے کی جگہ خالی تھی۔ وہ اپنی قسمت کو آزمانے کے لیے اس طرف متوجہ ہوئے۔ کیونکہ ریاضی ان کا مضمون تھا اس لیے ان کا انتخاب کرلیا گیا۔ اس طرح جنوری ۱۹۲۴ء میں انھیں مدراس یونیورسٹی کا پہلا لائبریرین مقرر کیا گیا، لیکن لائبریری کے بارے میں زیادہ علم نہ ہونے پر اس عہدے کو ترک کرنا چاہتے تھے۔ وہ اپنی درخواست لے کر یونیورسٹی کے اعلیٰ افسر کے پاس پہنچ گئے، لیکن کچھ لوگوں کے مشورے پر اس عہدے کی اہلیت حاصل کرنے کے لیے وہ یونیورسٹی کالج لندن میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلینڈ گئے۔ یہ طے ہوا کہ واپس آنے پر اگر ان کا اس کام میں دل نہیں لگتا ہے تو انھیں ریاضی کا معلم مقرر کردیا جائے گا۔ خواہش نہ ہونے کے باوجود بھی اس کام میں اس طرح مصروف ہوگئے کہ اپنی پوری زندگی اسی میں صرف کردی۔

انہوں نے اپنے نو ماہ کے سفر کے دوران لندن یونیورسٹی کے لائبریرین ڈبلیو۔سی۔ بریک کی نگرانی میں لائبریری کا علم اور اس کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے وہاں پر سو سے زیادہ لائبریریوں کا معائنہ کیا۔ ان کی کارکردگی کا بغور مشاہدہ کیا اور ساتھ ہی ساتھ انہوں نے دیکھا کہ برطانیہ کی سبھی لائبریریاں سماج کے ہر طبقے کے لیے بنا بھید بھاؤ کے کھلی رہتی ہیں۔ ہر لائبریری کی کارکردگی، کمرے، لوازمات اور قانون ہوتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ سب ہی لائبریریوں کا قانون یکساں ہونا چاہیے۔ ۱۹۲۵ء میں انگلینڈ سے واپس آنے پر انہوں نے اپنے خیالات کو لوگوں کے سامنے واضح طور پر پیش کرنے کے لیے پابندی سے اُس پر عمل کرنا شروع کردیا۔ انھوں نے لائبریری سے متعلق ایک مستحکم اور جامع قانون بنانے کے لیے اپنے آپ کو اُس کام میں مصروف کردیا۔ مدراس یونیورسٹی میں اپنی بیس سال کی خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۴۵ء میں اس عہدے سے اپنے آپ کو علیحدہ کرلیا اور تحقیق کے کاموں میں مصروف ہوگئے۔ ڈاکٹر رنگا ناتھن صاحب کو رادھا کرشنن نے ۱۹۴۵ء میں بنارس ہندو یونیورسٹی کی لائبریری کے نظام کو دُرست کرنے کے لیے دعوت دی، جس کو انھوں نے شوق سے قبول کرلیا۔ اس طرح ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۷ء کے دوران انہوں نے بنارس ہندو یونیورسٹی میں لائبریرین اور لائبریری سائنس کے پروفیسر کے طور پر کام کیا۔ اس کے بعد سر میورس گویار

(Meurice Gwyar) نے ۱۹۴۷ء کو دہلی یونیورسٹی کے نظام کو بہتر کرنے کے لیے دعوت دی تھی۔ اس طرح ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۴ء کے دوران انہوں نے دہلی یونیورسٹی میں ایک استاد کا کردار ادا کیا۔ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۷ء کے دوران وہ سوئزر لینڈ کی لائبریری میں تحقیقی اور تحریری کاموں میں مصروف ہوئے۔ اس کے بعد وہ بھارت واپس لوٹ آئے۔ ۱۹۵۹ء تک وہ وِکرم یونیورسٹی کے اعزاز میں ایک مہمان لیکچرر کے طور پر کام کیا۔ ۱۹۶۲ء میں انہوں نے بنگلور میں ایک دستاویزی ریسرچ اور ٹریننگ سینٹر قائم کیا اور اس کے ''سر'' بن گئے۔ پھر باقی زندگی کو اس ادارے کے ساتھ منسلک کر دیا۔ ۱۹۶۵ء میں بھارتی حکومت نے انہیں لائبریری سائنس میں نیشنل ریسرچ پروفیسر کے عنوان سے نوازا۔ اس طرح بہترین کارکردگی میں رہتے ہوئے ۸۰ سال کی عمر میں ۱۹۷۲ء میں وفات پائی۔ ڈاکٹر رنگاناتھن ہفتے کے ساتوں دن اور روزانہ سولہ گھنٹے کام کرتے۔ ان کی تنخواہ کم ہونے کے باوجود بہت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ وہ لائبریری میں جوتے پہن کر نہیں گھومتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ ''لائبریری' گھر کی طرح ہے۔ کوئی بھی شخص اپنے گھر میں جوتے پہن کر نہیں رہتا۔'' لائبریری ان کے دل و دماغ میں گھر کر چکی تھی۔ وہ وقت کے بہت پابند تھے۔ کبھی کسی بھی میٹنگ میں دیر سے نہیں جاتے۔ وقت مقررہ سے پہلے ہی پہنچ جایا کرتے تھے۔ وہ لائبریری میں سب سے پہلے پہنچتے اور لائبریری سے نکلنے والے سب سے آخری شخص ہوتے تھے۔ وہ خط کا جواب اُسی دن دیتے جس دن ان کو ملتا۔ وہ گاندھی جی کے خیالات سے بھی بہت زیادہ متاثر تھے۔ مدراس یونیورسٹی لائبریری کی بیس سال کی خدمات کے دوران انھوں نے ایک بھی چھٹی نہیں لی۔ لائبریری کے میدان میں ان کے سب سے قابلِ ذکر عمل لائبریری سائنس کے پانچ قوانین تھے۔

۱۔ کتابیں استعمال کے لیے ہیں (Books are for use)

۲۔ ہر فرد اور اُس کی کتاب (Every Reader and his book)

۳۔ ہر کتاب اور اس کا قاری (Every book and its Reader)

۴۔ قاری کا وقت بچائیں (Save the time of the reader)

۵۔ لائبریری ایک بڑھتی ہوئی تنظیم ہے۔ (Library is qrowing organism)

OO

ضروری اطلاع

'بچوں کا ماہنامہ اُمنگ' کے شعبۂ ادارت نے اپنے قارئین تک 'اُمنگ' کا مطالعہ آسان بنانے کے لیے آن لائن رسالہ اکادمی کی ویب سائٹ پر جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس شمارہ میں شائع ہونے والی تخلیقات پر ادارے کی جانب سے معاوضہ پیش نہیں کیا جا سکے گا۔ یہ صورتِ حال حالات کے معمول پر آنے تک جاری رہے گی۔ (ادارہ)